ملفوظاتِ گرامی محبوب الٰہی حضرت نظام الدین اولیاؒ

فوائدِ الفؤاد

مرتبہ

حضرت امیر علاء سجزیؒ

منظور بک ڈپو ۲۸۸۰ بُلبُلی خانہ دہلی ۶

Butt

حضرت نظام الملت والدین خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی قدس سرہٗ

کے مشہور زمانہ و معتبر

ملفوظات گرامی موسوم بہ

فوائدِ الفواد

مرتبہ

حضرت امیر علاء سنجری رحمۃ اللہ علیہ

کا

رواں اور شستہ اردو ترجمہ

مع مقدمہ

از جناب شمس بریلوی

ناشر: منظور بک ڈپو۔ ۲۸۸۰۔ بلبلی خانہ۔ دہلی ۶

Butt

نام کتاب ــــــــــ فوائد الفواد

سالِ طباعت ــــــــــ ۱۹۹۲ء بار دوم

مطبوعہ ــــــــــ لیبل آرٹ پریس

تعداد ــــــــــ ایک ہزار

قیمت مجلد -/۴۵

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۱	عرض ناشر	
۲	سخنہائے گفتنی	
۳	فہرست مضامین	
۴	مقدمہ	
	باب اوّل	
	فصل اوّل	
	مختصر حالات حضرت خواجہ محبوب الٰہی قدس سرہٗ	۴۷
۶	آغاز ترجمہ کتاب فوائد الفواد	۵۵
	فصل دوم	
	دیباچہ اوّل	۵۷
۷	پہلی مجلس	۵۸
۸	دوسری مجلس	۶۰
۹	تیسری مجلس	۶۱
۱۰	چوتھی مجلس	۶۲
۱۱	پانچویں مجلس	۶۳
۱۲	چھٹی مجلس	۶۴
۱۳	ساتویں مجلس	۶۶
	جمعہ ۱۹ ماہ شوال	
۱۴	آٹھویں مجلس	۶۸
۱۵	نویں مجلس و دسویں مجلس	۶۹
	گیارہویں مجلس	۷۰
	بارہویں مجلس	۷۱
	تیرہویں مجلس	۷۲
۱۹	چودھویں مجلس	۷۳
۲۰	پندرہویں مجلس	۷۵
۲۱	سولہویں مجلس	۷۶
۲۲	سترہویں مجلس	۷۷
۲۳	اٹھارہویں مجلس	۸۱
۲۴	اُنیسویں مجلس	۸۲
۲۵	بیسویں مجلس	۸۳
۲۶	اکیسویں مجلس	۸۴
۲۷	بائیسویں مجلس	۸۶
۲۸	تیئیسویں مجلس	۸۹
۲۹	چوبیسویں مجلس	۸۶۰
۳۰	پچیسویں مجلس	۸۸
۳۱	چھبیسویں مجلس	۹۱
۳۲	ستائیسویں مجلس	۹۲
۳۳	اٹھائیسویں مجلس	۹۳
۳۴	انتیسویں مجلس	۹۷
۳۵	تیسویں مجلس	۹۹
۳۶	اکتیسویں مجلس	۱۰۰
۳۷	بتیسویں مجلس	۱۰۲
۳۸	تینتیسویں مجلس	۱۰۳
۳۹	چونتیسویں	۱۰۷
۴۰	اختتام	
	دیباچہ دوم	۱۱۲
۴۱	پہلی مجلس ۱۰ شوال ۷۰۹ھ	۱۱۳

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱۳۳	[illegible] مجلس	۳۱۰	۱۵۷	چھٹی مجلس	۳۵۶
۱۳۴	اڑتالیسویں مجلس	۳۱۲	۱۵۸	ساتویں مجلس	۳۵۸
۱۳۵	انچاسویں مجلس	۳۱۳	۱۵۹	آٹھویں مجلس	۳۶۰
۱۳۶	پچاسویں مجلس	۳۱۶	۱۶۰	نویں مجلس	۳۶۱
۱۳۷	اکیاونویں مجلس	۳۱۸	۱۶۱	دسویں مجلس	۳۶۲
۱۳۸	باونویں مجلس	۳۲۰	۱۶۲	گیارہویں مجلس	۳۶۴
۱۳۹	ترپنویں مجلس	۳۲۳	۱۶۳	بارہویں مجلس	۳۶۵
۱۴۰	چوّنویں مجلس	۳۲۵	۱۶۴	تیرہویں مجلس چودہویں مجلس	۳۶۸
۱۴۱	پچپنویں مجلس	۳۲۶	۱۶۵	پندرہویں مجلس	۳۶۹
۱۴۲	چھپنویں مجلس ستاونویں مجلس	۳۲۸	۱۶۶	سولہویں مجلس	۳۷۰
۱۴۳	اٹھاونویں مجلس	۳۲۹	۱۶۷	سترہویں مجلس	۳۷۳
۱۴۴	انسٹھویں مجلس	۳۳۱	۱۶۸	اٹھارہویں مجلس	۳۷۴
۱۴۵	ساٹھویں مجلس	۳۳۲	۱۶۹	انیسویں مجلس	۳۷۵
۱۴۶	اکسٹھویں مجلس	۳۳۳	۱۷۰	بیسویں مجلس	۳۷۸
۱۴۷	باسٹھویں و ترسٹھویں مجلس	۳۳۷	۱۷۱	اکیسویں مجلس	۳۷۹
۱۴۸	چونسٹھویں مجلس	۳۳۸	۱۷۲	بائیسویں مجلس	۳۸۰
۱۴۹	پینسٹھویں مجلس	۳۳۹	۱۷۳	تیئیسویں مجلس	۳۸۱
۱۵۰	چھیاسٹھویں مجلس	۳۴۰	۱۷۴	چوبیسویں اور پچیسویں مجلس	۳۸۳
۱۵۱	سڑسٹھویں مجلس	۳۴۱	۱۷۵	چھبیسویں مجلس	۳۸۴
	دیباچہ جلد پنجم		۱۷۶	ستائیسویں اور اٹھائیسویں مجلس	۳۸۶
۱۵۲	پہلی مجلس	۳۴۵	۱۷۷	انتیسویں مجلس	۳۸۹
۱۵۳	دوسری مجلس	۳۴۶	۱۷۸	تیسویں مجلس	۳۹۱
۱۵۴	تیسری مجلس	۳۴۹	۱۷۹	اکتیسویں مجلس	۳۹۳
۱۵۵	چوتھی مجلس	۳۵۱	۱۸۰	بتیسویں مجلس	۳۹۴
۱۵۶	پانچویں مجلس	۳۵۳			

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض ناشر

قارئین کرام تصوف کے گرانمایہ موضوع پر آپ ہمارے متعدد تراجم ملاحظہ فرما چکے ہیں اور آپ کی پسندیدگی ہی نے ہمکو اس قابل بنایا کہ ہم غنیۃ الطالبین و الفتح الربانی کے المحمد للہ کئی اڈیشن شایع کر چکے ہیں۔ ابھی حال ہی میں تصوف کی مشہور زمانہ کتاب "عوارف المعارف" کا اُردو ترجمہ اپنے تمامتر مسائل سے کام لیتے ہوئے حسن صوری سے آراستہ کرکے آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے، جس پر ادیب شہیر جناب شمس بریلوی نے ایک مبسوط مقدمہ لکھ کر تصوف کی ایک ہزار سالہ ادبی تاریخ کو پیش کیا ہے۔ اس وقت ہم اس سلسلہ میں کچھ عرض کرنا نہیں چاہتے۔

اس وقت ہم آپ کے سامنے آٹھویں ہجری کے مشہور زمانہ ملفوظات یعنی "فوائد الفواد" کا اُردو ترجمہ پیش کر رہے ہیں۔ آپکے علم میں ہے کہ اکابرین سلسلہ عالیہ چشتیہ میں حضرت نظام الدین اولیا محبوب الٰہی قدس اللہ سرہ کو جو بلند مقام حاصل تھا، دلی میں سلسلہ چشتیہ کا مرکزی نظام آپ ہی کے انفاس قدسیہ سے قائم تھا۔ آپ کے ملفوظات حضرت والا کے دو محبوب مریدوں نے مرتب کئے تھے۔ ایک حضرت امیر حسن علا سجزی رحمتہ اللہ علیہ دوسرے حضرت طوطی ہند ترک اللہ امیر خسرو قدس سرہٗ نے۔ حضرت امیر خسرو طوطی ہند

کہ بہنگام سفر میرا گزر اس سرزمین پر ہوا جہاں حضرت ہود علیہ السلام کا مزار ہے۔ مزار مبارک آپ کا بہت اونچا اور بڑا لمبا ہے۔ اس دریا کے ساکنین میری زبان نہ سمجھتے تھے اور میں بھی ان کی زبان سے واقف نہ تھا القصہ میں چند روز میں بھوکا پیاسا آپ کے مزار پر بیٹھا مجاوران خانقاہ میرے واسطے جبار کا حلوا دودھ ڈال کر لائے چونکہ میں کئی دن کا بھوکا پیاسا تھا اس کو بڑی رغبت کے ساتھ کھایا۔

خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ وہ بڑے سخت آدمی ہیں ان سے یہ بعید تھا تم کو شکر گزاری کرنی چاہیئے کہ انھوں نے تمھارے ساتھ بڑی رعایت کی اس حکایت کا خاکی اپنے ساتھ تھوڑا سا گاجر کا حلوا لایا وہ نذر گزارنا۔

آپ نے اس کی نسبت یہ حکایت بیان فرمائی کہ میں نے مولانا عزیز سے زبانی سنا وہ فرماتے تھے کہ میں اور مولانا برہان الدین کابلی کہ نائب قاضی دہلی تھے ایک جگہ پڑھتے تھے۔ ایک مرتبہ مولانا برہان الدین کو کہیں سے بطور ہدیہ دو تنکہ زر حاصل ہوئے وہ مجھے کہنے لگے کہ میں ایک تنکہ زر کا قرآن شریف اس نیت سے کہ میں صاحب انصاف ہو جاؤں خریدوں گا۔ آخر انھوں نے ایسا ہی کیا اور اتفاقاً اسی روز سید سالار جلال الدین نیشاپوری کے مکان پر جو اس زمانہ میں کوتوال دہلی تھے جانا ہوا۔ وہ کھانا کھانے کا تھا۔ منجملہ اور کھانوں کے حلوائے گاجر بھی دستر خوان پر تھا۔ کوتوال نے حلوائے گاجر مولانا برہان الدین رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے رکھ کر دریافت کیا کہ اس کو کس طرح کھاتے ہیں۔ مولانا نے جواب دیا کہ ہم لوگ طالب علم ہیں سو کبھی سنڈی کھایا کرتے ہیں۔ علمائے گاجر کو اسی پر قیاس کرتے ہیں جس طرح جی چاہے کھائیں کوتوال کو ان کا یہ جواب بہایت خوش معلوم ہوا اور اپنے خادم کو اشارہ کیا کہ بیس یا تیس تنکہ زر لا کر مولانا کی نذر گزرانے غرضیکہ اس سے مولانا ان الدین کو فراخی نصیب ہوئی اور نائب قاضی ہو گئے اور چونکہ انھا کے لیے نیت صادق تھی بہت اچھے منصف تھے۔

تیرھویں مجلس

روز جمعہ اول ماہ مبارک رمضان [illegible]

دولت قدم بوسی حاصل ہوئی۔ گفتگو عدل اور ظلم کے بارے میں ہو رہی تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ معاملہ حق خلق کے ساتھ دو قسم پر ہے۔ عدل ہے یا فضل اور معاملہ خلق آپس میں تین طرح پر ہے۔ عدل یا فضل یا ظلم۔ اگر خلق اللہ آپس میں عدل یا فضل کریں اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ معاملہ یا فضل کرے گا۔ اور خلق آپس میں ظلم کرے گی معاملہ حق ان کے ساتھ عدل کا ہوگا اور اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ معاملہ عدل کا کرے گا وہ مستحق عقوبت ہوگا۔ خواہ وہ پیغمبر وقت ہی ہو۔ جب آپ فرما چکے میں نے عرض کیا کہ ایک حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر کل بروز قیامت مجھے اور میرے بھائی عیسیٰ علیہ السلام کو دوزخ میں ڈالدیں تو بھی عدل ہی ہے۔ آپ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا کہ بے شک عدل ہوگا کہ تمام عالم اللہ تعالیٰ کی ملک ہے اور اپنی ملک میں تصرف کرنا گناہ و الزام نہیں ہے۔ ظلم غیر کی ملک میں ناجائز تصرف کرنے سے ہوتا ہے۔

اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ مذہب اشعری ہے کہ اللہ تعالیٰ کو روا ہے کہ مومن کو ہمیشہ دوزخ میں رکھے اور کافر کو بہشت بریں میں رکھے اور دلیل ان کی یہی تصرف در ملک ہے لیکن اپنے مذہب میں معاملہ اس کے برخلاف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون اور قل ھل یستوی الاعمیٰ والبصیر۔ یعنی نادان اور دانا برابر نہیں ہو سکتے اور نابینا و بینا کیا برابر ہو سکتے ہیں اور ایسی بہت سی مثالیں قرآن شریف میں موجود ہیں۔ اس کی حکمت اسی امر کی مقتضی ہوتی ہے کہ مومن کو ہمیشہ بہشت میں اور کافر کو دوزخ میں رکھے اور مثال اس کی یہ ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس مال ہو اور وہ اسے خرچ کرے اسے اختیار ہے اگر وہ اپنے مال کو کنویں میں ڈال دے اس کی دانائی اور حکمت سے

بعید ہوگا۔

اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ اگر مومن ہے تو یہ دنیا سے انتقال کر جائے اس کا حال تین چیز کے احتمال سے خالی نہ ہوگا۔ روانہ ہوکر اللہ تعالیٰ اس کو ایمان کی برکت سے یا اپنے فضل سے بخش دیوے یا کسی کی شفاعت سے بخش دے اور اگر دوزخ میں ڈالے پس بمقدار گناہ عذاب دیکر نکال لے گا۔ لیکن مسلمان کو ہمیشہ دوزخ میں نہ رکھے گا۔

چودھویں مجلس

روز شنبہ یازدہم ماہ مبارک شوال سنہ [illegible] ہجری

قدم بوسی میسر ہوئی اس روز بندہ اپنے غلام بشیر نامی کو اپنے ہمراہ لے گیا تھا۔ بعد قدم بوسی عرض کیا کہ یہ غلام ہمیشہ نماز پڑھا کرتا ہے اور ایک مدت ہوئی مجھ سے روزانہ کہتا تھا کہ مجھے اپنے ہمراہ لے جاکر حضور کی زیارت سے مشرف کراؤ اور مرید کرادو چونکہ خواجہ ذکر اللہ بالخیر کا کرم عام ہے آپ نے قبول فرمایا اور دوبارہ مجھ سے دریافت کیا کہ تم اذن اس کے مرید کرنے کا دیتے ہو میں نے دست بستہ عرض کیا کہ حضور کو اس کے مرید کرنے کا دیتے ہو میں نے دست بستہ عرض کیا کہ حضور کو اس غلام کی جانب سے اختیار ہے یہ سن کر آپ نے بشیر کو مرید کیا اور کلاہ عطا فرمائی۔ اور اس کو ارشاد فرمایا کہ دو رکعت نماز پڑھ کر آ۔ وہ غلام یہ سن کر تحیۃ نماز کے لیے باہر چلا گیا۔

اور آپ نے یہ حکایت بیان فرمائی شروع کی کہ قبل ازیں ایک درویش پھٹے پرانے کپڑے مکلف پہنے ہوئے آکر خانقاہ شیخ علی سنجری علیہ الرحمۃ والغفران میں ٹھہرا اور گداگری کرنے لگا۔ شیخ علی سنجری رحمۃ اللہ علیہ نے بلا کر اس کو فرمایا کہ ان کپڑوں کی شان سے گداگری کرنا بعید ہے میں تم کو حصول وجہ معاش کے لیے روپیہ دیتا ہوں اس سے تجارت کرو اور جب تمہارے پاس کچھ روپیہ جمع ہو جائے میرے اس دیئے ہوئے کو وجہ معاش درویشاں کرنا۔ یہ کہہ کر پانچسو جیتل دیئے۔ تھوڑے ہی دنوں میں اس کے تیس تنکہ زر ہو گئے اس نے پھر تجارت میں لگائے۔ سو تنکہ ہو گئے۔ اس نے

ان کے غلام خریدے۔ حضرت شیخ علی نے فرمایا کہ تم ان کو غزنین کے بازار میں بیچو ان شاء اللہ تعالیٰ اچھا نفع ملے گا۔ درویش نے ایسا ہی کیا اس گروہ بردگان میں ایک غلام تھا نہایت صالح اور نیک بخت صاحب اعتقاد درویش نے اس کی صلاحیت دیکھ کر کہا کہ تم میرے مرید ہو جاؤ القصہ غلام اس کا مرید ہو گیا درویش نے اسے اپنے حلقہ میں لیا اور کلاہ اس کے سر پر رکھی اور کہا کہ یہ کلاہ سیدی احمد کی ہے کہ یہ درویش اس خاندان سے متعلق تھا۔ الغرض غزنین پہنچ کر غلاموں کو فروخت کیا بہت نفع ملا۔ لوگ اس غلام کے بھی خریدار ہوئے درویش نے کہا کہ میں اس کو نہیں بیچتا یہ میرا مرید ہو گیا ہے۔ لوگوں نے خریداری میں اصرار کیا معقول قیمت لگائی کہ قیمت سن کر درویش کے منہ میں پانی بھر آیا اور طمع کرنے پر رضامند ہو گیا جب غلام کو یہ معلوم ہوا درویش کے سامنے جاکر رونے لگا اور کہا کہ اے خواجہ جس روز میں تیرا مرید ہوا اور تو نے کلاہ میرے سر پر رکھی یہ کہا تھا کہ یہ کلاہ سیدی احمد کی ہے۔ آج کے روز تم مجھ کو بیچتے ہو کل روز قیامت سیدی احمد کو کیا منہ دکھلاؤ گے۔ خواجہ کا دل ان کلمات کے سننے سے نرم ہو گیا اور حاضرین سب کو گواہ بناکر اسی وقت اس غلام کو آزاد کیا۔

جب حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے اس حکایت کو تمام فرمایا۔ بندہ نے عرض کیا کہ میں نے بھی اس غلام کو آزاد کر دیا یہ سن کر حضرت نہایت خوش ہوئے اور فرمانے لگے کہ تم نے یہ بہت اچھا کیا یہی واجب تھا۔ یہ فرماکر نہایت شفقت و رحمت فرمائی اور اپنے سر مبارک سے کلاہ اتار کر اس خادم کے سر پر رکھی۔ والحمد للہ رب العالمین۔

پندرھویں مجلس

روز پنجشنبہ تاریخ ۲۷ ماہ شوال سنہ [illegible] ہجری

دولت قدم بوسی حاصل ہوئی۔ گفتگو در بارہ نفقہ ہو رہی تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب دنیا کسی شخص کو حاصل ہو اس کو لازم ہے خرچ کرے کہ کم نہ ہوگا اور جب دنیا کسی شخص سے منہ موڑے اس صورت میں بھی خرچ کرے کہ آخر یہ جانے والی ہے